٤٨٦

نمبر ۳۱

[illegible]

(ہے کرتا ہے۔)

خدا کی مرضی

مرتبہ
احمد علی عفی عنہ

المشتہر شعبۂ التالیف والاشاعۃ انجمن خدام الدین
دروازہ شیرانوالہ لاہور
رجب المرجب ۱۳۶۷ھ
عالمگیر الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام حافظ محمد عالم پرنٹر طبع ہوا

غلام محمد کاتب لاہور | تعداد دو ہزار
بار چہارم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اَمَّا بَعْد

برادرانِ اسلام۔ ہمارا یہ ایمان ہے۔ کہ ہم خدائے قدوس وحدہ لاشریک کے بندے ہیں۔ سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت ہیں۔ یہ دنیا فانی ہے۔ آخرت کی زندگی ہمیشہ رہنے والی ہے۔ ہم نے دنیا سے مرکر دوسرے جہان میں جانا ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے رو برو کھڑے ہوکر اپنے عملوں کا حساب کتاب دینا ہے۔ جس شخص کے عملوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا وہ بہشت میں جائیگا اور جس سے ناراض ہوا اُسے دوزخ میں ڈالدیگا۔ اسلئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم دُنیا کی چند روزہ زندگی میں وہ راستہ تلاش کریں۔ جس پر چلنے سے خدا تعالیٰ راضی ہو۔ اور اس راستہ کے معلوم کرنے کا ذریعہ کتاب اللہ اور سنت نبویہ (علی صاحبہا الف الف تحیات) ہیں۔ لہذا اس مختصر سی عرضداشت کو "خدا کی مرضی" سے موسوم کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ سے بصد عجز دعا کرتا

ہوں۔کہ اِس مضمون کا مختصر اور جامع نقشہ پیش کرنیکی مجھے توفیق عطا فرمائیے۔ آمین یا الہ العالمین۔

اگرچہ مسلمانوں کی زندگی کا نصب العین فقط حصول رضائے مولیٰ ہی ہے۔ مگر یہ ثمرت اور فخر اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتا جب تک کہ مسلمان اِن ذمہ داریوں کو نہ نباہے اور اِن تمام حقداروں کے حقوق ادا نہ کرے جو اس کے ذمے ڈالے گئے ہیں لہذا اِن حقوق کا پہلے اجمالی خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد انکے متعلقہ احکام مختصر طور پر قرآن حکیم ہی سے پیش کیئے جائینگے اللھم وفقنا لما تحب وترضیٰ واجعل آخرتنا خیر لنا من الاولیٰ۔

حقوق کا اجمالی خاکہ

۱۔ اللہ تعالیٰ کا حق
۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق
۳۔ قرآن کا حق
۴۔ اسلام کا حق
۵۔ والدین کا حق
۶۔ عورت کا حق
۷۔ مرد کا حق
۸۔ اولاد کا حق
۹۔ رشتہ داروں کا حق
۱۰۔ عام مسلمانوں کا حق
۱۱۔ ہمسایہ کا حق
۱۲۔ مال کا حق
۱۳۔ دنیا کا حق
۱۴۔ آخرۃ کا حق

اللہ تعالیٰ کا حق

اللہ تعالیٰ کا بندے پر یہ حق ہے۔ کہ اُسکی ذات اور صفات اور اسکے افعال میں کسی غیر کو شریک نہ بنائے ورنہ یاد رہے کہ شرک ایسی بُری چیز ہے۔ کہ مشرک کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ کہ وہ کبھی بہشت میں نہیں جائیگا۔ قولہٗ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ شرک کسی کو معاف نہیں کریگا۔ اور شرک کے سوا جو گناہ جسے چاہے معاف فرمائے۔ انتہیٰ۔

اللہ تعالیٰ کن چیزوں میں وحدہٗ لاشریک ہے اُنکی تفصیل ملاحظہ ہو

۱۔ خدا ایک ہے

قولہ تعالیٰ۔ وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (سورہ بقرہ رکوع ۱۹)

ترجمہ۔ تمہارا خدا ایک ہی ہے۔

" وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (مائدہ رکوع ۱۰)

ترجمہ۔ سوائے ایک خدا کے اور کوئی خدا نہیں۔

" اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (انعام رکوع ۲)

ترجمہ۔ سوائے اسکے نہیں کہ وہ خدا ایک ہی ہے

سارا جہان فقط اس اکیلے نے بنایا ہے

قولہ تعالیٰ۔ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ (انعام رکوع ۹)

ترجمہ۔ اور وہی ہے جس نے آسمان اور زمین ٹھیک بنائے
قولہ تعالیٰ۔ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ (انعام رکوع ۱۲
ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ہی نے سب چیزوں کو پیدا کیا ہے۔

سارے جہان کا فقط وہی مالک ہے

قولہ تعالیٰ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ بقرہ رکوع ۱۳
ترجمہ۔ آسمان اور زمین میں فقط اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہی ہے
〃 وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (آل عمران رکوع ۱۹
ترجمہ۔ آسمان اور زمین کی بادشاہی فقط اللہ تعالیٰ ہی کی ہے

سارے جہان کا انتظام فقط اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے

قولہ تعالیٰ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (انعام رکوع ۷
ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم نہیں ہے۔
〃 وَلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا (کہف رکوع ۴
ترجمہ۔ اور اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔
〃 اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ (نمل رکوع ۶
ترجمہ۔ بے شک تیرا رب اپنے حکم سے ان کے فیصلے کرتا ہے

رزق کا انتظام اسی کے قبضہ میں ہے

قولہ تعالیٰ۔ فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ (عنکبوت رکوع ۲
ترجمہ۔ خدا ہی سے رزق طلب کرو۔

قولہ تعالیٰ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ (یونس رکوع ۱)
ترجمہ۔ اور ہم نے انہیں ستھری چیزوں کا رزق دیا۔
لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ (شوریٰ رکوع ۲)
ترجمہ۔ آسمان اور زمین کی کنجیاں اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ میں ہیں۔ جسکے لئے چاہے رزق کشادہ کرے۔ اور جس کے لئے چاہے تنگ کر دے۔

غیب دان فقط اللہ تعالیٰ ہی ہے

قولہ تعالیٰ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ (یونس رکوع ۲)
ترجمہ۔ کہدے غیب کا علم سوائے خدا کے کسی کے پاس نہیں ہے
وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (ہود رکوع ۱)
ترجمہ۔ آسمانوں اور زمین کا غیب فقط اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ میں ہے۔
قولہ تعالیٰ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ (انعام رکوع)
ترجمہ۔ غیب کی کنجیاں اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا انہیں اور کوئی نہیں جانتا
نوٹ۔ پیغمبروں اور ولیوں کو اللہ تعالیٰ خزانہ غیب میں سے علم عطا فرماتا ہے۔ اور وہ اطلاع پانے کے بعد معلوم کر لیتے ہیں مگر پھر بھی انہیں غیب دان نہیں کہا جا سکتا۔ غیب دانی اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ ہے۔ چنانچہ سارا قرآن مجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خزانہ غیب میں سے ملا ہے۔ مگر باوجود اس کے آپ کو غیب دان نہیں کہا جا سکتا۔

اولاد دینا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے

قولہ تعالیٰ۔ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ إِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ط (شوریٰ رکوع ۵)

ترجمہ۔ جسے چاہے بیٹیاں دے۔ اور جسے چاہے بیٹے دے یا بیٹے اور بیٹیاں دونوں قسمیں دے اور جسے چاہے بانجھ بنائے

فقط اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرو

قولہ تعالیٰ۔ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا۔ النجم رکوع ۳

ترجمہ۔ سو سجدہ اللہ تعالیٰ ہی کو کرو۔ اور بندگی بھی اُسی کی کرو

〃 لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ط

ترجمہ۔ نہ سورج کو سجدہ کرو۔ اور نہ چاند کو اُس خدا کو سجدہ کرو جس نے اُنہیں بنایا ہے۔ اگر خاص خدا کی عبادت کرنا چاہتے ہو

تمام آیات کا خلاصہ

برادرانِ اسلام۔ گذشتہ آیات کا حاصل یہ نکلا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معبود نہ بناؤ (۲) سارا جہان اُسی نے بنایا ہے (۳) سارے جہان کا وُہ اکیلا مالک ہے (۴) سارے جہان کا انتظام اُسی کے قبضہ میں ہے (۵) سب کو وہی رزق دیتا ہے (۶) سب غیبوں کا وہی جاننے والا ہے (۷) اولاد بھی اُسی کے

حکم سے ملتی ہے (٨) سجدہ فقط اُسی کو کرنا چاہیئے یہ نتائج
قرآن حکیم کی آیات کے ہیں۔ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ
ان چیزوں پر ایمان لائے۔ اور مرتے دم تک ان عقائد
میں خلل نہ آئے ورنہ توحید خالص نہیں رہیگی۔ اور اگر خدا
نخواستہ توحید میں شرک کی ملاوٹ ہوگئی۔ تو وہ شخص
ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں رہیگا۔ اللہم اعذنا منہ وجمیع المسلمین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق

قولہ تعالیٰ۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ نساء رکوع ۹
ترجمہ ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا۔ مگر اسواسطے کہ اُس کا حکم مانا جائے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے سبب سے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ احزاب رکوع ۳
ترجمہ۔ تمہارے لئے رسول اللہ کا بہترین نمونہ ہے

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔ (نساء رکوع ۹)
ترجمہ۔ تیرے رب کی قسم ہے۔ یہ لوگ سچے مسلمان نہیں ہوسکتے جب تک کہ آپ کو اپنے تمام جھگڑوں میں منصف نہ مان لیں پھر جو فیصلہ آپ فرمائیں۔ اُسکے متعلق دل میں کوئی خدشہ نہ لائیں اور بالکل مان جائیں

حاصل

گذشتہ آیات کا حاصل یہ ہے۔ کہ اپنی زندگی کے ہر لمحہ اور

ہر حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمونہ بنائیں۔ اور شب و روز کے اوقات کا وہی دستور العمل (پروگرام) تجویز کریں۔ جو آپ کا تھا۔ جس طرح حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہر حاجت کے لئے دربار الٰہی کی طرف ہاتھ پھیلاتے تھے۔ اسی طرح ہمارے ہاتھ بھی سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کے آگے پھیلنے نہ پائیں جس طرح سردار دوجہاں کا مبارک سر سوائے خدا کے کسی کے آگے نہ جھکتا تھا۔ ہمارا سر نیاز بھی کسی دوسرے کے آگے جھکنے نہ پائے۔ جسطرح سید المرسلین کی نورانی پیشانی سوائے خدا کے کسی کے آگے سربسجود نہیں ہوتی تھی اسی طرح ہماری پیشانی بھی کسی کے آگے زمین بوس نہ ہو۔ غرضیکہ جسطرح سرور کائنات کی ساری زندگی کا مقصد فقط رضا الٰہی تھا۔ (چنانچہ ارشاد باری ہے۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ترجمہ۔ کہدے تحقیق میری نماز اور میری ساری عبادتیں اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں ۔)

اسی طرح ہماری زندگی کا مقصد فقط اسی کی رضا طلبی ہو۔ جس طرح حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پانچ وقت کی نمازوں میں دربارِ الٰہی میں حاضر ہوتے تھے۔ ہم بھی ان اوقات میں باقاعدہ حاضری دیتے ہوئے نظر آئیں۔

جسطرح فخر الاولین والآخرین رمضان مبارک میں حصول رضاء الہٰی کے لئے دن کو روزہ دار اور رات کو عبادت گذار نظر آتے تھے ہم بھی اس مبارک مہینہ کو اسی شان سے منائیں۔

جسطرح شفیع المذنبین نے جب زادِ راہ پایا۔ سفر بیت اللہ الحرام حصول رضا الہٰی کے لئے طے فرمایا۔ اسی طرح ہم جب توفیق پائیں تو کم از کم ایک دفعہ اس مقدس ترین مقام کی زیارت کے لئے ضرور جائیں۔

جس طرح خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم غریب پروری اور مسکین نوازی کے خیال سے لوگوں سے ایک معین مقدار مال کی وصول فرماتے تھے۔ اور وصولی کے بعد مساکین پر تقسیم فرماتے تھے۔ اسی طرح ہم بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے سرمایہ نجات آخرت بہم پہنچائیں

جس طرح سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ و السلام مومنوں پر بیحد رحیم اور شفیق تھے۔ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ توبہ رکوع ع ۱۶

ترجمہ۔ آپ مومنوں پر شفقت رکھنے والے مہربان ہیں۔ اسیطرح مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ کلمہ گو بھائیوں سے شفقت اور مہربانی کا برتاؤ کریں

جس طرح آپکی ساری عادتیں اچھی اور پیاری تھیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے (وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ) نون رکوع ترجمہ اور بیشک تو بڑے خلق والا ہے۔ اسی طرح ہمارا بھی فرض ہے کہ اپنے اندر ایسے اعلیٰ اخلاق پیدا کریں۔ کہ کسی کو نہ ستائیں بلکہ ہر ایک کے کام آئیں۔ اور ہر ایک سے دعائیں لیں۔

غرضیکہ تمام کلمہ گو مسلمانوں (خواہ مرد ہوں یا عورتیں) کا فرض عین ہے۔ کہ ہر معاملہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلیں۔ تاکہ رضاء الٰہی کا تمغہ پائیں۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ (آل عمران رکوع ۴)

ترجمہ۔ کہدو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو۔ تو میری تابعداری کرو۔ تب اللہ تعالیٰ کی دوستی کا شرف تمہیں حاصل ہوگا۔

جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حفاظت اسلام کے لئے کفار کے مقابلہ میں میدان جہاد میں قدم رنجہ فرماتے تھے۔ اُسی طرح مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ بھی اپنے آپ کو ہمیشہ اس بات کیلئے تیار رکھے۔ کہ جب کبھی اسلام کو اپنی عزت کی حفاظت کیلئے میری جان یا مال کی ضرورت پیش آئیگی۔ تو میں ان دو چیزوں کو ہدیتہً پیش کرنے میں کوئی دریغ نہیں کرونگا۔ بلکہ شمع اسلام پر پروانہ کی طرح قربان ہونے کو اپنی سعادت خیال کرونگا۔ اور جسطرح شمع روشن ہونے پر پروانہ کو ہزار طرح سے ہٹایا جائے۔ پھر بھی قربان ہونے سے باز نہیں آیا۔ اور اپنے محبوب پر قربان ہوکر اپنی محبت کی صداقت کا اپنی خاکستر سے ثبوت دیتا ہے۔ اسیطرح میں بھی شمع اسلام پہ قربان ہوکر اپنی بوسیدہ ہڈیوں سے کلمۂ توحید لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صداقت کا ثبوت دونگا۔ ساڑھے تیرہ سو سال سے اسلام کے دنیا میں زندہ تابندہ اور درخشندہ رہنے کا اصلی باعث فقط اِسی قسم کے جانبازوں اور فدائیوں کا وجود مسعود ہے۔ جنہوں نے ہمیشہ اسلام کی حفاظت کے لئے آخری قطرہ

خون تک بہادیا۔ مگر اسلام کے جھنڈے کو سرنگوں نہیں ہونے دیا۔ ٹرکی اور افغانستان کے دارالاسلام ہونیکا یہی رازہے اور ہندوستان ایسا بر اعظم ہے جسمیں ۸ کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ اسکے کفرستان ہونیکا اصلی سبب یہی ہے۔ کہ اسمیں اسلام کے فدائی۔ شیدائی اور جان بازوں کی کمی ہے۔ اگرچہ دردِ دل رکھنے والے بھی یہاں موجود ہیں۔ مگر مسلمانوں کا متمول طبقہ اور تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ تر کفر کا حامی ہے۔ اور عوام الناس کو بھی دولت کے زور سے اپنے ساتھ ملالیتے ہیں۔ جب تینوں طبقے کفر کے حامی ہوں۔ تو پھر اسلام کسطرح غالب آسکتا ہے۔ موجودہ آزاد اسلامی ممالک کی آزادی کا راز یہی ہے کہ وہاں کے تینوں طبقے ہی خواہانِ اسلام ہیں۔ اور ہندوستان میں تینوں قسموں کے آدمی عموماً ہی خواہانِ کفر ہیں جب تک مسلمانوں میں یہ گندی ذہنیت موجود ہے اُسوقت تک اسلام ہندوستان میں سرسبز و شاداب ہونیکی کوئی توقع نہیں ہوسکتی۔ حکومت خواہ کسی غیر مسلم فرقہ کی کیوں نہ ہو
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۔

قرآن حکیم کا حق

قولہ تعالیٰ۔ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ (حم سجدہ رکوع ۵)
ترجمہ۔ یہ قرآن ایمان والوں کے لئے راہ نما اور شفاء ہے
اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ (بنی اسرائیل رکوع ۱)

ترجمہ۔ بیشک قرآن ایسے راستہ کی آیات کا ترجمہ پڑھنے کے بعد
سب سے زیادہ سیدھا ہے۔ اور عملی طور پر تابعدار بنتا

قولہ تعالیٰ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ (یونس رکوع)

ترجمہ۔ یہ قرآن ایمان والوں کے لئے راہ نما اور رحمت ہے

اِتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ (اعراف رکوع ۱)

ترجمہ۔ جو چیز تمہارے رب کیطرف سے نازل کی گئی ہے۔ اسکی تابعداری کرو

حاصل

گذشتہ آیات کا حاصل یہ ہے کہ قرآن مجید میں مندرجہ ذیل خوبیاں پائی جاتی ہیں (۱) یہ ہدایت ہے (۲) اس میں شفا ہے (۳) سب سے زیادہ سیدھا راستہ تبلاتا ہے (۴) مومنوں کے لئے رحمت ہے (۵) قرآن کی تابعداری فرض ہے۔

قرآن مجید کی خلاف ورزی کے نتائج

گذشتہ عنوانوں سے مقابلہ کر کے دیکھیں (۱) قرآن کا مخالف گمراہ ہے (۲) روحانی بیماریوں میں مبتلا ہے (۳) ٹیڑھے راستہ پر جا رہا ہے (۴) رحمت کا شکار ہے (۵) قرآن کی مخالفت کے باعث اللہ تعالیٰ کا نافرمان اور باغی ہے - مصرعہ
خود تو منصف باش حافظ ایں نکو یا آں نکو۔ میرے معزز بھائیو قرآن پاک کی خیالی تصدیق اور عملی تکذیب سے خود اندازہ لگائیں کہ دنیا اور آخرۃ میں کیا نتائج نکلنے چاہئیں۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیگا اِقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا

خون تک بہا دیا۔ مگر اسلام کی
ہونے دیا۔ شاید کہ اس پڑھ لے۔ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنیوالا
[illegible]انی ہے۔

لہذا

مسلمان کا فرض ہے۔ کہ شاہنشاہ حقیقی عزاسمہ وجل مجدہٗ کے فرمان یعنی قرآن مجید کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنائے۔ تاکہ دُنیا اور آخرت کی ذلتوں سے بچ جائے۔

اسلام کا حق

برادران اسلام جب ہمارا دعوٰی ہے۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ اور ہمارا مذہب اسلام ہے۔ لہذا ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم یہ سوچیں کہ اسلام کا دعوٰی ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے اور ہم کس صورت میں سچے مسلمان کہلا سکتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس سوال کا جواب ہے
قولہ تعالیٰ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (مومن رکوع
ترجمہ۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ رب العالمین کا تابعدار ہو جاؤں
فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْھِیَ لِلّٰہِ (آل عمران رکوع ۲
ترجمہ۔ پھر کہدو۔ میں نے اپنا مُنہ اللہ تعالیٰ کے تابع کر دیا ہے
مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَلَہٗ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (البقرہ رکوع ۱۳)
ترجمہ۔ جس نے اپنا مُنہ اللہ تعالیٰ کے تابع کر دیا۔ اور وہ نیکی کرنیوالا ہے۔ تو اُس کا اجر اُسکے رب کے ہاں ہے۔ ایسے لوگوں پر کوئی خوف نہیں اور نہ وُہ غم کھائینگے۔

برادرانِ اسلام۔ مذکورۃ الصدر آیات کا ترجمہ پڑھنے کے بعد آپ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ کہ اسلام عملی طور پر تابعدار بننے کا نام ہے۔ جو شخص عملی طور پر اللہ تعالیٰ کا تابعدار نہیں بنتا اور مسلمان کہلاتا ہے۔ تو اُس کا دعویٰ محض زبانی ہوگا۔ زبانی اسلام کا دعویٰ کرنیوالے کے حق میں وہ نتائج کبھی نہیں نکلینگے ۔ جو عمل کرنیوالے کے لئے نکل سکتے ہیں۔ مثلاً جو شخص پلاؤ۔ قورمہ بریانی۔ کباب وغیرہ لذیذ کھانوں کی زبانی تعریف کرتا ہے۔ اور اُنکی مختلف لذتوں سے لوگوں کو مسرور کر رہا ہے۔ کیا اس زبانی بیان سے اِس کا پیٹ بھر جائیگا۔ اور وہ بھوک کی تکلیف سے بچ جائیگا ہرگز نہیں۔ بعینہٖ یہی حال بدعمل اسلام کے مدعی کا ہے۔ شعر

حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است وبس ۔۔۔ دربند ایں مباش کہ نشنید یا شنید

والدین کا حق

قولہ تعالیٰ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ○ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ط (بنی اسرائیل رکوع ۳)

ترجمہ۔ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔ اگر پہنچ جائے ترے سامنے بڑھاپے کو ایک اُن میں سے یا دونوں تو نہ کہ اُن کو ہُوں اور نہ جھڑک ان کو۔ اور کہ اُن سے بات ادب کی۔ اور جھکا دے اُن کے آگے کندھے عاجزی کرکے نیازمندی سے اور کہ اے رب ان پر رحم کر جیسا

پالا اُنہوں نے مجھ کو چھوٹا سا ؛

قولہ تعالیٰ۔ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا

ترجمہ۔ اور اگر وہ دونوں تجھے مجبور کریں۔ اس بات پر کہ شریک مان میرا۔ اس چیز کو جو تجھ کو معلوم نہیں تو اُن کا کہا مت مان اور ساتھ دے اُن کا دنیا میں دستور کے مطابق۔

حاصل

مذکورۃ الصدر آیات کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ماں باپ سے ہر طرح کی نیکی کرو۔ خواہ کافر ہی کیوں نہ ہوں۔ اور غصہ میں آکر اُن کی کسی غلطی پر ادنیٰ سے ادنیٰ لفظ "ہُوں" کا بھی نہ کہو اور ادب کے لحاظ سے اُنکے روبرو انسان اپنے کو حقیر خیال کرے۔ اور اُنکے حق میں ہمیشہ دعاء خیر کی جائے۔

برادران اسلام۔ والدین کی دل آزاری اور نافرمانی گناہ کبیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اِس گناہ سے بچائے۔ آمین۔ ہاں اگر والدین خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل سے روکیں۔ مثلاً نماز سے منع کریں۔ زکواۃ سے روکیں۔ حج کرنے سے باز رکھیں۔ تو خدا تعالیٰ کا حکم بجا لایا جائے اور ماں باپ کے حکم کی پرواہ نہ کی جائے۔

عورت کا حق مرد پر

قولہ تعالیٰ۔ وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا پ ۴ نساء رکوع

ترجمہ - اور عورتوں کو اُن کے مہر خوشی سے دے دو۔ پھر اگر اُسمیں سے دل کی خوشی سے تمہیں کچھ چھوڑ دیں۔ تو اُسے رچتا پچتا کھاؤ۔

قولہ تعالیٰ لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا طلاق رکوع ۱ ترجمہ - کشائش کے رزق والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے۔ جتنا اُسے اللہ تعالےٰ نے دیا ہے۔ کسی کو اللہ تعالیٰ تکلیف نہیں دیتا۔ مگر اتنی جو اُسے دیا ہے

قولہ تعالیٰ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (نساء رکوع ۳)

ترجمہ - اور عورتوں سے اچھے طریقہ کے ساتھ زندگی بسر کرو

" - وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا (بقرہ رکوع ۲۹)

ترجمہ - اور عورتوں کو دکھ دینے کی نیت سے اپنے نکاح میں مت بند رکھو۔ تاکہ تم اُن پر زیادتی کرو۔

" - وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ (طٰہٰ رکوع ۸)

ترجمہ - اور اپنے گھروالوں کو نماز کا حکم دے

" - وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ (بقرہ رکوع ۲۸)

ترجمہ - اور عورتوں کا مردوں پر ویسا ہی حق ہے جیسا کہ مردوں کا عورتوں پر ہے اور مردوں کو عورتوں پر ایک قسم کی فضیلت حاصل ہے۔

حاصل

مذکورۃ الصدر آیات کا حاصل یہ ہے۔ کہ مردوں کے ذمہ لازم ہے۔ کہ عورتوں کے مہر ادا کریں۔ ہاں اگر عورتیں خوشی سے کچھ چھوڑ دیں۔ تو اُنکا اختیار ہے۔ مگر مرد کو زبردستی معاف کرانے یا ادا نہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ بلکہ ادا کئے بغیر مرجائے تو عورت اُسکی جائداد میں سے وصول کر سکتی ہے۔ مرد کا فرض ہے۔ کہ اپنی حیثیت کے مطابق عورت کی زندگی کے اخراجات ادا کرے۔ اور مرد کا فرض ہے۔ کہ عمدہ طریقہ سے عورت سے نباہ کرے اور محض تنگ کرنے کے خیال سے اسے اپنے نکاح میں نہ رکھے۔ یعنی اگر اسے پسند نہیں ہے۔ تو فوراً طلاق دے دے۔ اور مرد کا فرض ہے۔ کہ دینی احکام کی پابندی اپنے حکم سے کرائے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے روبرو جوابدہ ہوگا۔ اور مرد یہ خیال نہ کرے۔ کہ عورت محض میری خدمت کے لئے ہی پیدا ہوئی ہے۔ اور میں جسطرح چاہوں۔ اُس سے سلوک کروں۔ ہرگز نہیں بلکہ جسطرح مرد چاہتا ہے۔ کہ عورت اپنی خدمت گذاری سے اُسے خوش رکھے۔ اِسی طرح مرد کا بھی فرض ہے۔ کہ اپنی طرف سے عورت کو خوش رکھنے کی پوری کوشش کرے۔

۲ مرد کا حق عورت پر

قولہ تعالیٰ۔ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَے النِّسَاءِ (نساء رکوع ۲)
ترجمہ۔ مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ (نساء رکوع ۶)

ترجمہ۔ پھر جو نیک عورتیں ہیں۔ سو تابعدار ہیں۔ اللہ کے حکم کے موافق پیٹھ پیچھے نگہبانی کرتی ہیں (مرد کی عزت اور اسکے مال کی)

" یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَ اَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ فَاحْذَرُوْھُمْ (تغابن رکوع ۲)

ترجمہ۔ اے ایمان والو۔ تمہاری بعض بیویاں اور بعض اولاد دشمن ہیں۔ سو اُن سے بچتے رہو۔

" وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَۃَ (بقرہ رکوع ۳۰)

ترجمہ۔ اور مائیں اپنی اولاد کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔ جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہیں۔

" ۔ وَلَا یَحِلُّ لَھُنَّ اَنْ یَّکْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ فِیْٓ اَرْحَامِھِنَّ (بقرہ رکوع ۲۸)

ترجمہ۔ اور عورتوں کو یہ جائز نہیں ہے۔ کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے اُن کے رحموں میں پیدا کی ہے اُسے چھپائیں ٭

حاصل

مذکورالصدر آیات کا حاصل یہ ہے۔ کہ عورت مرد کو اپنا حاکم سمجھے اور حاکم بھی وہ جسے اللہ تعالیٰ نے اِس کا حاکم تجویز کیا ہے ایسے حاکم کی نافرمانی گویا خدا تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ نیک بیبیوں کا فرض ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کریں اور مردوں کی بھی تابعدار رہیں۔ اور جب مرد گھر سے باہر جائے۔ تو اس کی عزت اور مال کی پوری حفاظت کریں۔ عزت کی حفاظت

کا طریقہ یہ ہے۔ کہ کسی دوسرے آدمی سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔ جسے مرد کی غیرت گوارا نہ کر سکے۔ اور مرد کا مال اُس کی اجازت کے بغیر کہیں خرچ نہ کریں۔ اور عورت کا فرض ہے۔ کہ ہمیشہ مرد کی بھلائی اور خیر خواہی کرے۔ مرد کے متعلق کبھی بھی دشمنی کا خیال دلمیں نہ لائے۔ اور کوئی فعل ایسا نہ کرے۔ جس سے مرد کی دشمنی کی بُو آئے۔ اور مرد کی اولاد کی تربیّت کرے۔ تاکہ مرد کمانے کے لئے مطمئن ہوکر گھر سے باہر جائے۔ کماکر لائے۔ اور بال بچوں کی ضروریات کو پورا کر سکے۔ اور اگر خدانخواستہ مرد عورت سے الگ ہو جائے۔ تو اُسکے پیٹ میں اگر حمل ہو۔ تو اُسے نہ چھپائے اور وضع حمل کے بعد بچہ خاوند کے سپرد کرکے چلی جائے۔

اولاد کا حق

قولہ تعالیٰ۔ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (بقرہ رکوع ۳۰)

ترجمہ۔ اور باپ کے ذمہ ہے۔ انکی اولاد پلانے والیوں کا روٹی اور کپڑا

〃 ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا (تحریم رکوع ۱)

ترجمہ۔ اے ایمان والو۔ اپنی جانوں اور اپنے بال بچوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

حاصل

گذشتہ آیات کا حاصل یہ ہے۔ کہ باپ کے ذمہ فرض ہے۔ کہ اولاد کی جسمانی تربیت کرے۔ اور اُسکے بعد اُس کا دوسرا فرض یہ ہے۔ کہ انہیں دوزخ کی آگ سے بچائے۔ اور اُسکی تدبیر فقط یہ ہے

کہ اُنہیں کتاب و سنتہ کی تعلیم دلائے۔ بعد ازاں اس پہ سختی سے عمل کرائے۔

غلط فہمی

عموماً مسلمان یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اپنی اولاد کی پرورش کرنا اور اُنہیں کسب معاش کے لئے کوئی طریقہ سکھلانا اور جوان ہوں تو شادی کر دینے سے وہ اولاد کی تربیت اور اُنکے متعلقہ فرائض سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اولاد کا پرورش جسمانی کے بعد سب سے بڑا حق یہ تھا۔ کہ اُنہیں خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز بنانے اور جہنم سے بچانے کی تعلیم سب سے پہلے دیں۔ ورنہ یاد رکھیں کہ اگر اُنہوں نے اولاد کو دروازہ الٰہی نہ دکھایا۔ کسی عالم دین کے سامنے زانوئے ادب تہ نہ کرایا۔ اور جہنم سے بچکر جنت میں پہنچنے کا راستہ نہ سمجھایا تو قیامت کے دن یہی اولاد ان پر لعنتیں بھیجیگی۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ملاحظہ ہو یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا (احزاب رکوع)

ترجمہ جس دن اُن کے مُنہ دوزخ کیطرف پھیرے جائینگے۔ کہینگے۔ افسوس کہ ہم نے اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کی فرمانبرداری کی ہوتی۔ اور کہینگے۔ اے ہمارے رب۔ ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہا مانا۔ سو اُنہوں نے ہمیں گمراہ کر دیا۔ اے ہمارے رب اُنہیں دُگن عذاب دے۔ اور اُن پر بڑی لعنت بھیج

رشتہ داروں کا حق

قولہ تعالیٰ۔ یَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ (بقرہ رکوع ۲۶)

ترجمہ۔ آپ سے پوچھتے ہیں۔ کہ (خدا کی راہ میں) کیا خرچ کریں۔ اُن سے فرما دیجئے۔ کہ خیرات کے طور پر) جو مال بھی خرچ کریں۔ تو ماں باپ پر۔ قریب کے رشتہ داروں پر۔ یتیموں مسکینوں پر اور مسافروں پر خرچ کریں۔ اور تم کوئی بھی بھلائی (لوگوں کے ساتھ) کروگے۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے جانتا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ۝ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا (بنی اسرائیل رکوع ۳)

ترجمہ۔ رشتہ داروں اور مسکین اور مسافر کا حق دیدے اور فضول خرچی نہ کر۔ بیشک فضول خرچی کرنیوالے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکر گذار ہے۔

حاصل

یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے جو مال خرچ کیا جائے۔ اسمیں والدین اور رشتہ داروں کا بھی حق ہے۔ بلکہ اپنے محتاج رشتہ داروں میں خرچ کرنے سے دُگنا ثواب ملتا ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ رشتہ داروں کی خوشنودی مزاج کی خاطر

فضول خرچی ہرگز نہ کریں۔ مثلاً شادی کے موقع پر اُنہیں کھانا اچھے سے اچھا اپنی توفیق کے مطابق بیشک کھلا دیا جائے لیکن اگر باجہ۔ آتشبازی وغیرہ کھیل و تماشے کے لئے مجبور کریں۔ تو ہرگز اُنکی بات نہ مانی جائے۔ کیونکہ شریعت کا فیصلہ ہے لاطاعۃ للمخلوق فی معصیۃ الخالق ترجمہ۔ جس بات میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی لازم آئے۔ اُسمیں کسی مخلوق کی پرواہ نہ کیجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ قطع رحمی کرنیوالا بہشت میں نہیں جائیگا۔ اور آپ کا ارشاد ہے۔ کہ صلہ رحمی کرنیوالا وہ شخص نہیں ہے۔ جو رشتہ داروں کے نیک سلوک کے بدلہ میں نیک سلوک کرے۔ بلکہ صلہ رحمی کرنیوالا وہ شخص ہے جس سے برادری کے تعلقات توڑے جائیں۔ پھر بھی وہ انکے جوڑنے کی کوشش کرے

ہمسایہ کا حق

قولہ تعالیٰ۔ وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ (نساء رکوع ۶)

ترجمہ۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اور اُسکے ساتھ کسی کو شریک مت بناؤ۔ اور والدین اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور اپنے رشتہ کے پڑوسیوں اور اجنبی پڑوسیوں اور پاس بیٹھنے والوں کے ساتھ احسان کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ ترجمہ۔ جس شخص کے پڑوسی اسکی تکلیف سے محفوظ نہ رہیں۔ وہ بہشت میں نہیں جائیگا۔

مال کا حق

قولہ تعالیٰ۔ وَھُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُکُلُہٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِھًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِہٍ کُلُوْا مِنْ ثَمَرِہٖۤ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّہٗ یَوْمَ حَصَادِہٖ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ (انعام رکوع ۱۷

ترجمہ۔ اور اس نے پیدا کئے باغ چھتریوں کے اور بغیر چھتریوں کے اور کھجور اور کھیتی کئی طرح ہے اس کا پھل اور زیتون اور انار آپس میں ملتا اور جدا کھاؤ اسکے پھل میں سے جسوقت پھل لاوے اور دو اسکا حق جسدن کٹے اور بے جانہ اڑاؤ۔ اس کو خوش نہیں آتے اڑادینے والے ؁

برادران اسلام۔ مال اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ ہر ایک نعمت کے متعلق مسلمان کا فرض ہے۔ کہ اُسے خدا تعالیٰ کی امانت سمجھے اور اپنے آپ کو اُس کا امین خیال کرے۔ امین کا فرض ہے۔ کہ مالک کی اجازت کے بغیر اُسکی چیز کو کہیں صرف نہ کرے۔ اگر خرچ کریگا۔ تو خائن سمجھا جائیگا۔ اِسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے دن انسان کو اللہ تعالیٰ کے

روبرو لاکر اس سے پانچ سوال کئے جائینگے (۱) تم نے عمر کہاں صرف کی تھی (۲) جوانی کہاں صرف کی تھی (۳) مال کس ذریعہ سے کماتے تھے (۴) مال کو کہاں خرچ کرتے تھے (۵) جو معلومات تمہیں پہنچائی گئیں تھیں۔ اُنکے متعلق کیا عمل کرکے آئے ہو۔

میرے معزز بھائیو۔ اسی مال کو حلال کے طریقے سے حاصل کرکے اگر صحیح مصرف پر صرف کیا جائے۔ تو یہی مال انسان کو بہشت میں لیجانے کا کفیل ہوجاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ۝ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ۔ ترجمہ۔ اور اس دوزخ سے اس پرہیزگار کو بچالیا جائیگا۔ جو اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے مال خرچ کرتا ہے۔ حالانکہ کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں تھا۔ جس کا بدلہ دے رہا ہو۔ اور اگر یہی مال بیجا خرچ کیا۔ تو دوزخ میں پہنچانیکا باعث ہو جائے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

قولہ تعالیٰ۔ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ (انفال رکوع ۵)

ترجمہ۔ بیشک جو لوگ کافر ہیں۔ وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکیں۔ سو ابھی اور خرچ کرینگے پھر آخر وہ اُن پر افسوس ہوگا۔ اور آخر مغلوب ہونگے۔ اور

جو کافر ہیں۔ وہ دوزخ کی طرف ہانکے جائینگے۔
دیکھ لیجئے۔ اللہ تعالیٰ کے راستہ سے روکنے میں مال خرچ کرنے کے باعث دوزخ میں جارہے ہیں۔ اللھم اعذنا منہ

دنیا کا حق

میرے معزز بھائیو۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہر چیز کو اپنے اپنے درجہ پر رکھیں۔ اسی سے نظام درست رہ سکتا ہے۔ مثلاً مرچ سالن کو لذیذ کرنے کے لئے ڈالی جاتی ہے۔ در اصل سالن گوشت یا سبزی کا نام ہے۔ اگر کوئی شخص گوشت کی بجائے مرچ ہی خرید کر لے آئے اور اسی کا سالن پکانا چاہے۔ تو ہر شخص اُسے بیوقوف بتلائے گا۔

اسی طرح اگر اسباب دنیاوی کو آخرۃ کی اصلاح کے لئے یعنی نیکی کمانے کا ذریعہ بنالے۔ یہ تو محبوب ہے۔ اور پسندیدہ ہے۔ اور اگر دنیا کو مقصود بالذات بنالے۔ تو اُس سے بڑھکر کوئی بیوقوف نہیں ہوسکتا چنانچہ ارشاد ہے۔ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ (بقرہ رکوع ۲۵)

ترجمہ۔ لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں دے اور ایسے لوگوں کا آخرۃ میں کوئی حصہ نہیں۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ

يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا (بنی اسرائیل رکوع ۲)

ترجمہ۔ جو شخص دنیا چاہتا ہے۔ ہم اُسے دنیا میں جتنا چاہینگے دینگے۔ پھر ہم نے اُسکے لئے دوزخ کیا ہے۔ اُس میں مذمت کیا ہوا دھکیلا ہوا جائیگا۔

الحاصل

ارشادات سابقہ کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جو شخص دُنیا کے عیش و آرام کو مقصود بالذات بنائیگا۔ اور اُسی چند روزہ فانی بے بقاء۔ اور فانی زندگی کے لئے اوقات عزیزہ کو صرف کریگا تو وُہ اپنی آخرت کو خراب و برباد کر جائیگا۔ اور قیامت کے دن اپنی اس بدبختی کو یاد کرکے دست حسرت ملیگا۔ مگر عذاب الٰہی سے نجات نہیں پائیگا۔

ارشاد باری جلّ مجدہٗ ملاحظہ ہو۔ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ۝ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ (مومنوں رکوع ۲)

ترجمہ۔ دوزخیوں کے مونہوں کو آگ جھلس دیگی۔ اور وُہ دوزخ میں بدصورت ہونگے۔ (اللہ تعالیٰ فرمائیگا) کیا تم پر میری آئتیں پڑھی نہیں جاتی تھیں۔ اور تم اُنہیں جھٹلاتے تھے۔ وُہ کہینگے۔ اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب

آئی تھی۔ اور ہم گمراہ ہونے والے تھے۔ اے ہمارے رب ہمیں اِس دوزخ سے نکال۔ پھر اگر ہم نے یہی گناہ کئے۔ تو ہم ظالم ہونگے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ اِس دوزخ میں ذلیل ہوکر رہو۔ اور مجھ سے مت بولو۔

آخرۃ کا حق

قولہ تعالیٰ۔ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (انعام رکوع

ترجمہ۔ دُنیا کی زندگی سوائے کھیل اور تماشا کے اور کچھ نہیں اور البتہ آخرۃ کا گھر پرہیزگاروں کے لئے بہتر ہے۔ کیا تم نہیں سمجھتے۔

قولہ تعالیٰ۔ وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی ۝ (اعلیٰ رکوع ۱)

ترجمہ۔ اور آخرۃ بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

" ۔ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ وَ سَعٰی لَھَا سَعْیَھَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْیُھُمْ مَّشْكُوْرًا (بنی اسرائیل رکوع ۲)

ترجمہ۔ اور جو شخص آخرۃ کا ارادہ کرے۔ اور اُسکے لئے کوشش کرے۔ بشرطیکہ مومن ہو۔ ایسے لوگوں کی کوشش شکریہ کے قابل ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ط وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ (قصص رکوع) ترجمہ۔ یہ آخرۃ کا گھر ہے ہم اُن لوگوں کو

دینگے۔ جو زمین میں اپنی بڑائی اور فساد ڈالنا نہیں چاہتے
اور عاقبت ڈرنے والوں کی بھلی ہے۔

الحاصل

گذشتہ آیات کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) دُنیا کھیل اور تماشا ہے۔ اور آخرۃ بہتر ہے (۲) آخرۃ باقی رہنے والی ہے۔ (۳) ایمان والے آخرۃ کے طالب جو کوشش کرینگے۔ اُنکی کوشش شکریہ کی مستحق ہوگی۔ یعنی اُنہیں کی کوششوں کے نتائج آرام دہ۔ راحت رساں اور فرحت بخش ہونگے۔

لہٰذا مسلمان کا فرض ہے۔ کہ جیسے لقاء فانی اور عارضی دنیا پر آخرۃ کو قربان نہ کرنے پائے۔ ورنہ اِس سے بڑھکر کوئی جاہل غیر مآل اندیش۔ کوتاہ نظر۔ اور فریب خوردہ نہیں ہوگا۔ بلکہ آخرۃ کی زندگی کو کامیاب بنانے اور وہاں کے اعزازات پانے کے لئے اسباب دنیوی کو ذریعہ بنائے۔ تاکہ قیامت کے دن دنیا والی کوشش اور محنت کے باعث عذاب الٰہی سے بچ جائے۔

وَ ذالك هُوَ الْفَوْزُ الكبير والفضل العظيم وَمَا علينا الا البلاغ وَآخر دعوانا ان الحمد للهِ رب العلمين وصلی الله عليه وعلیٰ آله واصحابه وَبارك وسلم۔

فہرست مطبوعات انجمن خدام الدین لاہور

تذکرۃ الرسوم الاسلامیہ پیغمبر اسلام نے مسلمانوں کے لئے شادی اور غمی میں کن کن رسوم کو جائز رکھا۔ اور کن کن رسموں کو ناجائز قرار دیا اُن کا تفصیلی بیان، اصلاح رسوم کے حامی اس رسالہ کی نشر و اشاعت اپنا فرض سمجھیں۔ **باجوں کی حرمت۔** گانا بجانا کیوں ممنوع ہے آنحضرت نے اسکی ممانعت کا حکم کیوں دیا؟ اور باجوں سے کیوں اتنی نفرت کی؟ قرآن حدیث اور فقہ کی روشنی میں اگر باجہ کی پوزیشن دیکھنی ہو تو یہ رسالہ ملاحظہ فرمائیے اور اپنے احباب کو بھی ضرور سنائیے **اسلام میں نکاح بیوگان۔** زمانہ جاہلیت میں بیوہ عورت کا نکاح ثانی نہایت مذموم اور مکروہ سمجھا جاتا تھا حضور پُرنور نے جب اسکے مصالح اسکے حکم اور اسکی خوبیوں زمانہ میں آشکار کیں تو مہذب اور متمدن دنیا نے بلا تفریق مذہب اسے قبول کر لیا چنانچہ آج ہندو بھی اسکا قائل ہو رہا ہے آپ بھی یہ رسالہ پڑھیں اور اسکی خوبیوں کا اعتراف کریں۔ **احکام شب برات** شب برات کے موقعہ پر ہمیں کیا کرنا چاہئیے جُہلا اور ہم کیا کر رہے ہیں اگر آپ اسکے متعلق صحیح اسلامی تعلیم حاصل کرنا چاہیں تو یہ رسالہ پڑھیں نہایت جامع چیز ہے **ضرورت القرآن۔** یہ تو سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن شریف ہماری تمام ضروریات کو پورا کرتا ہے مگر یہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ قرآن کریم نے عملی طور پر ہماری کس کس ضرورت کو پورا کیا اور اب بھی جبکہ تمام اقوام میں ترقی کی ایک دوڑ لگ رہی ہے قرآن کریم کیونکر ہم کو سب سے پہلے بام عروج پر پہنچا سکتا ہے۔ اس رسالہ میں ضروریات زمانہ کے مطابق ہر چیز کی تفصیل درج کی گئی ہے تاکہ مسلمان اس سے سبق حاصل کر سکیں قیمت ۲ **تحصیل اربعہ** **اصلی حنفیت۔** ضرورت ہے کہ سب حنفی اس رسالہ کو پڑھیں اور اصلی حنفی بننے کی کوشش کریں کیونکہ فی زمانہ بیشمار ایسے حنفی ہیں جو بظاہر تو امام صاحب کے مقلد کہلاتے ہیں مگر انکے مسلک میں بدعات کا طومار بیشمار آپ کو نظر آئیگا حالانکہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بدعت سے بالکل پاک تھا اور ان بدعات مروجہ کی تفصیل اور سن ایجاد بھی آپکو معلوم ہوجائیگا پس اس رسالہ سے آپکو اصلی حنفیوں کے اصول معلوم ہونگے ضرور دیکھئے۔ **خلق محمدی** بہت کم لوگوں کو یہ معلوم ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض و غایت ہی یہی تھی کہ آپ اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کریں چنانچہ آپ نے اخلاق ہی سے اسلام پھیلایا اور اخلاق ہی سے دُنیا میں

محبت مروت اتفاق اتحاد اور یکجہتی پیدا کی۔ پس اگر آج آپ بھی ان چیزوں کے خواہاں ہیں تو یہ رسالہ پڑھیں اور اپنے اخلاق سے دُنیا کو مسخر کر لیں ✦

رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وظیفے اگر آپ چاہتے ہیں کہ وہ دُعائیں اور وظائف معلوم ہو جائیں جو سرور کائنات نے خود پڑھے تو بس یہ رسالہ منگوا لیجئے۔ اس میں کوئی ایسا وظیفہ باقی نہیں رہا جو انسانی حاجات و ضروریات کو پورا کرنے والا ہو اور انہیں درج نہ کر دیا گیا ہو۔ سب وظیفے چھوڑ کر بس اسے ہی اپنا ورد بناؤ۔ اور دین و دُنیا میں نجات پاؤ ✦

خلاصۂ اسلام۔ اسلام کیا ہے اور اسلام آپ سے کیا چاہتا ہے۔ وہ کون سے احکام ہیں جن کی پابندی سے آپ مسلمان بن سکتے ہیں یہ سب باتیں نہایت اختصار اور جامعیت کیساتھ اس رسالہ میں درج کر دی گئی ہیں ✦

حل میراث بحکم شریعت ورثہ کی تقسیم جس طریق پر اسلام نے پیش کی ہے دنیا کا کوئی مذہب پیش نہیں کر سکتا۔ مگر افسوس کہ مسلمان آج خود اس سے ناآشنا ہے۔ اس رسالہ میں تقسیم میراث کے آسان طریق اسکی حکمت اور خوبیاں اور رواجی تقسیم کی برائیاں اور عاقبت کی رسوائیاں تفصیلاً بیان کی گئی ہیں ✦

توحید مقبول۔ آج ساری دُنیا توحید توحید پکار رہی ہے یہانتک کہ آریہ اور عیسائی بھی توحید کے قائل ہو رہے ہیں اور مشرک بھی اس سے انکار نہیں کرتے مگر آپکو تو وہ توحید معلوم کرنی چاہیے جسکی تعلیم رسول اللہ صلعم نے دی اور وہ سب پر غالب رہی۔ اس رسالہ میں اسی چیز کو نمایاں طور پر بیان کیا گیا ہے ✦

فوٹو کا شرعی فیصلہ آجکل فوٹو اور تصاویر کا رواج عام ہو رہا ہے اسلئے ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو اسکی شرعی حیثیت سے آگاہ کیا جائے اور بتایا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے متعلق کیا فیصلہ دیا ہے ✦

پیغام رسول ہندوستان کا مسلمان جن جن اقتصادی، تمدنی، سیاسی اور قومی مشکلات و مصائب میں گھرا ہوا ہے کون ہے جو ان سے آگاہ نہیں۔ اگر آپ اس کا صحیح علاج اور دوا چاہتے ہیں تو رسول اللہ صلعم کا یہ آخری پیغام پڑھیں جو ان مصائب کا آخری علاج ہے ✦

تحفۂ میلاد النبی۔ میلاد النبی کے موقعہ اور ربیع الاوّل کے مہینہ میں اس رسالہ کی جتنی بھی اشاعت کیجائیگی۔ اتنا ہی ثواب ہوگا۔ بس یہ سمجھ لیجئے کہ میلاد کا بہترین تحفہ یہی ہے ✦

تحفۂ معراج النبی معراج کا فلسفہ اسکی ضرورت و اہمیت اس پر عقلی اور نقلی دلائل اسکے نتائج و فوائد، اسکی صحیح غرض و غایت معلوم کرنا ہو تو یہ رسالہ پڑھیے اور اسکی عام اشاعت کیجیے ✦

فلسفۂ عید قربان۔ قربانی کا حکم کب ہوا؟ کیوں ہوا؟ ابتداء سے قیامت تک کیلئے کیوں جاری کر دیا گیا۔ اگر آپ اپنی قومی زندگی اور اسلامی حقیقت کی روح سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں اور قربانی کے فلسفہ کی ... [illegible]

شرح اسماء اللہ الحسنیٰ - اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام انکے فضائل، انکے معانی پھر معانی کی تشریح و تفصیل ان سے فوائد اخذ کرنے کے طریق پھر اس پر ائمہ ہدیٰ کی تصریحات بس یہ سمجھ لیجئے کہ بے نظیر اور قابل دید چیز ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ صفحات ۸۰ قیمت محصول ۔

فلسفہ نماز - نماز کی حقیقت اسکی ضرورت اسکے فوائد انکے نتائج اور اسکی شرعی پوزیشن کے تمام پہلو دیکھنے ہوں تو یہ رسالہ ملاحظہ فرمایئے۔ اور بچوں کو بھی ضرور پڑھایئے

فلسفہ روزہ - روزہ کیوں فرض ہوا اور کب فرض ہوا اسکے طبی اور جسمانی فوائد، مادی اور روحانی منافع دینی اور دنیوی برکتیں سیاسی اور اخلاقی خوبیاں قرآن اور حدیث کی روشنی میں پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھا کر ثواب حاصل کیجئے

اسلام کا فوجی نظام - اسلام میں جنگ کی حقیقت کیا ہے جہاد کی ضرورت و اہمیت پر کیوں زور دیا گیا ہے اور اسنے مجاہدین کی کیا شان بتائی ہے اور اپنے فوجی نظام کو کس طریق پر منظم کیا ہے فی زمانہ اس کا علم ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے کیونکہ دور حاضرہ میں کوئی قوم اس علم کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی * **جنتی اور دوزخی کی پہچان** بہشت میں جانے والے کون لوگ ہیں انکے خصائل کیا ہیں اور دوزخ میں کن کن عملوں کی بدولت جانا لازمی ہے انکی تشریح اور تفصیل اس رسالہ میں درج کر دی گئی ہے

خدا کی نیک بندیاں - اس رسالہ میں عورتوں کو حفاظت عزت، حفاظت مال، حفاظت اولاد کے کامیاب گر بتانے کے علاوہ دس ہزار اہم اور ضروری نکات بھی بتلائے گئے ہیں جن پر عمل پیرا ہونیکے بعد وہ خدا کی نیک بندیاں بن سکتی ہیں * **مسلمان عورت کے فرائض** - اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی مائیں بہنیں، بیویاں بیٹیاں اپنے شرعی فرائض اور دینی ذمہ داریوں سے آگاہ ہو کر اپنی زندگی کو بھی خوشگوار بنا دیں تو یہ رسالہ منگوا کر انہیں ضرور پڑھایئے یا سنایئے * **پیر اور مرید کے فرائض** - پیری مریدی کی ضرورت سمجھئے اور صحیح پیر کی پہچان

مرید کے حقیقی فرائض حقیقت اور معرفت کی تمیز طریقت اور شریعت کا تعلق یہ تمام وہ چیزیں ہیں جنکے نہ جاننے کی وجہ سے ہزاروں مسلمان گمراہ ہو رہے ہیں ضرور پڑھئے۔

گلدستہ چہل احادیث (خوشخط مترجم) - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آن سو احادیث کا مجموعہ جنکا یاد کرنا اور حفظ کرنا ہر مسلمان پر نہایت ضروری ہے۔ ترجمہ مختصر تشریح کیساتھ دی گئی ہے تاکہ سب چھوٹے بڑے مرد عورت یکساں فائدہ اٹھا سکیں اور دین و دنیا میں فائز المرام ہو جائیں۔ قیمت مجلد ۔

فلسفہ زکوٰۃ - زکوٰۃ کیوں فرض ہوئی اسے کیوں اسلام کا ایک ضروری رکن قرار دیا گیا قومی اور سیاسی نقطۂ نگاہ سے اسکی ضرورت و اہمیت طریق ادا اسکی پوری تفصیل و تشریح، نصاب کا تقرر، غرضیکہ ہر وہ چیز جسکا جاننا ہر مسلمان کیلئے نہایت ضروری ہے اسمیں بالتفصیل درج ہے * **اسلام اور خاکسار** مسلمان چونکہ جہاد پیدا ہوا ہے اور مجاہد بنکر رہنے کا سبق دیا گیا ہے اسلئے اس مسئلہ کا سمجھنا اور دوسروں کو سمجھانا آپکے لئے نہایت ضروری ہے کہ اسلام اور خاکسار کا چولی دامن کا ساتھ کیوں ہے نیز ملاحظہ کیجئے **اسلام اور عنایت اللہ مشرقی** بانی تحریک خاکساراں جو تجاویز تذکرہ اور اشارات میں پیش کیا گیا اور جو اعتراضات ہیں وہ اسلام اور احکام اسلام کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں آیا کہ حق کیا ہیں۔ اگر آپ یہ سب کچھ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو یہ رسالہ ضرور پڑھیں اور اپنے احباب کو بھی ضرور دکھائیں تاکہ سب کو اس تحریک کا مقصد معلوم ہو جائے * **مقصد قرآن** - اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ نزول قرآن کا مقصد کیا تھا اور کہاں تک پورا ہوا اور مسلمانوں نے قرآن کو ہاتھ میں لیکر کن کن علوم و فنون کی بنیاد رکھی کیا کیا چیزیں ایجاد کیں اور کیونکر دنیا کے قلوب مسخر کئے اور آج بھی مسلمان قرآن کریم سے کیونکر استفادہ کر سکتے ہیں اور کس طرح دینی اور دنیوی مقاصد میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں اسکے متعلق اس رسالہ میں بیش بہا معلومات کا ذخیرہ موجود ہے قیمت ۔

ضروری نوٹ (۱) مکمل سٹ رسائل نمبر ۱ تا ۲۴ ایک نہایت عمدہ زیب جلد میں مجلد ہے۔ ہدیہ ... محصول ... اگر کوئی ایک